مرزا صاحب کی موت کی پیشگوئی

مرزا صاحب قادیانی کے مرید ناصح ڈاکٹر عبدالحکیم خاں اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ بیس سال مرید رہکر مرزا صاحب کے جال سے تائید غیبی نکل گئے ہیں جہانتک ہمیں آپ سے تعارف ہے۔ آپ جوان صالح ہیں (واللہ حسیبہ) ڈاکٹر صاحب نے حکیم نورالدین قادیانی امت کے خلیفہ کے خط کے جواب میں ایک خط انکو لکھا ہے جو قادیانی اخباروں میں مع اعتراضات کے شائع ہوا ہے ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم بھی اسے نقل کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ۔

(۳) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

(۴) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

(۵) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔

(۶) اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ۔

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

(۸) یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

مرزا کی نسبت ۲ جولائی ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا "آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ مولانا۔ گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ میں نے آجتک ایک بھی سخت لفظ مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک وتعالی کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔

دجال - کذاب - مسرف - عیار - الطاغوت - شیطان - شریر - بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزائی نسبت استعمال کئے وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور پھر واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ شَہِیْدٌ۔

تعجب ہے کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھے مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہوگیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصے پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ ایک . . . . . . بیان ہے کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں کرتا ہے تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔" (بدر۔ ۲۵ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۳)

ڈاکٹر صاحب کے ان الہامات کی نسبت ہم تو وہی کہینگے جو ہمکو قرآن مجید نے سکھایا ہے کہ اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ یعنے اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا وبال اسپر ہے اور اگر سچا ہے تو جن باتوں سے تم کو ڈراتا ہے وہ ضرور تمکو پہونچ کر رہینگی"

ہر ایک الہام اور خبر غیبی کی نسبت ہم کو ہدایت ہے کہ پیش از وقت ہم یہی کہیں ہاں جس کا کذب یا صدق ظاہر ہو جائے اس کی نسبت ایک جانب (کذب یا صدق) کی رائے یقینی قائم کرسکتے ہیں مگر مرزا صاحب یا کوئی مرزائی ان الہامات پر چون وچرا کرنے کا حق نہیں رکھتا کیونکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ :۔

"ہر ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ الہام اور کشف کا نام سنکر چپ ہو جاوے اور لمبی چوڑی چون وچرا سے باز آجائے" (ازالہ طبع اول صفحہ ۱۴۵)

مگر افسوس ہے کہ باوجود اس مرزائی سرکلر کے قادیانی الحکم اور بدر کے اڈیٹر ان الہامات پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور علماء کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بھی اس کے متعلق مخالف رائے ظاہر کریں چنانچہ بدر کی عبارت یہ ہے :۔

"قابل غور یہ ہے کہ اس خط میں ڈاکٹر موصوف نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعوےٰ مسیح اور عیسےٰ ہونیکا کیا ہے اور خدا کا رسول اور نذیر اور بشیر ہونے کا بھی مدعی ہُوا ہے۔ اب دیکھنے کے قابل یہ امر ہے کہ علماء اس کے متعلق کیا حکم لگاتے ہیں مَیں یقین کرتا ہوں کہ جس جوش اور سرگرمی کے ساتھ علماء زمانہ نے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت پر شور مچایا تھا اور مکہ تک سے کفر کے فتوے تیار کرائے تھے وہ جوش ڈاکٹر کے متعلق ہرگز نہ ہوگا بلکہ ممکن ہے کہ اس کو کوئی پوچھنے ہی نہ پائے اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں شیطان اپنے پورے زور کے ساتھ خدا کی برگزیدہ رسول کے مقابلہ میں مصروف ہے لیکن ڈاکٹر جیسوں کے درمیان خود شیطان اپنا تسلط جمائے ہوئے ہیں تو مخالفت میں کیوں زور لگائے۔ خدا کے نیک بندے تو جانتے ہیں کہ یہ خود بخود اپنے ضروری انجام کو دیکھ لیگا" (بدر۔ ۲۵ جولائی ۱۹۰۸ء صہ۳)

اِن الہامات میں اگر کوئی بات قابل اخذ ہے تو دعوےٰ رسالت کا الہام ہے سو اسکی بابت ڈاکٹر صاحب نے ایک مفصل مضمون چھپوایا تھا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا دعوےٰ ہرگز ہرگز رسالت کا نہیں بلکہ وہ اسکو کفر جانتے ہیں مگر وہ کہتے ہیں یہ الفاظ مجھپر وارد ہوئے ہیں جو حقیقی معنے کے لئے نہیں چنانچہ مرزا صاحب نے بھی ڈاکٹر صاحب کی گویا تائید کرنے کو براہین احمدیہ میں لکھا ہے:۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ یہ وسوسہ دل میں نہیں لانا چاہئے کہ کیونکر ایک ادنےٰ امتی آں رسول مقبول کے اسماء یا صفات یا محامد میں شریک ہوسکے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرت کے کمالات قدسیہ سے شریک مساوی نہیں ہوسکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آں حضرت کے کمالات سے کچھ نسبت ہو مگر اے طالب حق ارشدک اللہ تم متوجہ ہوکر اس بات کو سنو! کہ خداوند کریم نے اس غرض سے کہ تا ہمیشہ اس رسول مقبول کی برکتیں ظاہر ہوں اور تا ہمیشہ اس کے نور اور اس کی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرتی رہیں اس طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے

انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افراد امت محمدیہ کہ جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گذری ہوتے ہیں خدا انکو فانی اور ایک مصفا شیشہ کی طرح پاکر اپنے رسول مقبول کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ انکی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات اُن سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام اُن تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل اُن تمام برکات کا رسول کریم ہی ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی انکا مصداق اتم ہوتا ہے مگر چونکہ متبع سنن آں سرور کائنات کا اپنی غائت اتباع کی جہت سے اس شخص نورانی کے لئے کہ جو وجود باجود حضرت نبوی ہے مثل ظل کے ٹھیر جاتا ہے اس لئے جو کچھہ اس شخص مقدس میں انوار الٰہیہ پیدا اور ہویدا ہیں اس کے اس ظل میں بھی نمایاں اور ظاہر ہوتے ہیں اور سایہ میں اس تمام وضع اور انداز کا ظاہر ہونا کہ جو اس کے اصل میں ہے ایک ایسا امر ہے کہ جو کسی پر پوشیدہ نہیں۔ ہاں سایہ اپنی ذات میں قائم نہیں اور حقیقی طور پر کوئی فضیلت اس میں موجود نہیں بلکہ جو کچھ اس میں موجود ہے وہ اس کے شخص اصلی کی تصویر ہے جو اس میں نمودار اور نمایاں ہے"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲ - حاشیہ در حاشیہ)

یہی دعویٰ ڈاکٹر صاحب کا ہے پس جبتک ڈاکٹر صاحب خود ان الہامات کی تاویل کرتے رہینگے اور دعوئے نبوت کو کفر جانینگے - علماء اسلام بھی انکی نسبت وہ فتوے نہیں دینگے جو مرزا صاحب کی نسبت دیا ہوا ہے - علاوہ اس کے ہم امید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب خود ہی ان الہامات کے متعلق کچھہ لکھینگے کیونکہ ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان - بہرحال ہمیں خوشی ہے کہ مرزا صاحب کی مدتوں کی خواہش پوری ہوگئی جو وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی ہے کہ میری طرح اپنی حفاظت کی پیشگوئی کرے اب تو ڈاکٹر صاحب نے یہ کام کر دیا مگر ڈاکٹر صاحب نے شائد یہ اچھا نہ کیا کہ مرزا صاحب کی موت کی پیشگوئی جو وہ ماہ کر دی - ہمیں خطرہ ہے کہ مرزا صاحب بھی آتھم کی طرح کہیں دل میں نہ ڈر جائیں تو

جیسا (بقول مرزا صاحب) آتھم کی موت میں تاخیر ہوگئی تھی انکی موت میں بھی تاخیر ہو جائے پھر ڈاکٹر صاحب کو بھی مرزا صاحب سے حلف اُٹھوانے تک نوبت پہونچیگی - بہر حال ہم اِن دونوں الہامیوں کی جنگ کے نتیجے کے منتظر ہیں ✠

مرزا صاحب قادیانی

اور

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مرزا صاحب نے مولوی صاحب موصوف کی نسبت یہ الہام مدت کا شائع کر رکھا ہے کہ مولویصاحب ممدوح آخر کار میری طرف رجوع کر آئینگے - اسکا ظہور آجتک جو ہوا برعکس ہوا تازہ خبر یہ ہے کہ ۱۹ جولائی کے اخبار سول ملٹری گزٹ انگریزی میں مولویصاحب نے مرزا صاحب کی برخلاف ایک مضمون لکھایا - جسکا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ مرزا دعویٰ کرتا ہے کہ میں جہاد کا مخالف ہوں میرا مرید عبداللطیف جو کابل میں مارا گیا اُسکی بھی وجہ ہے کہ اُس نے جہاد کی مخالفت کی تھی اس لئے امیر صاحب نے اُس کو مروا دیا - مولویصاحب نے لکھا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے میرے پاس دربار کابل کے ایک معزز رکن کا خط ہے کہ جسوقت عبداللطیف کے قتل کا حکم ہوا اسوقت جہاد کا کوئی ذکر نہ تھا بلکہ اصل بات یہ تھی کہ عبداللطیف مقتول نے مرزائی نبوت جدیدہ کا اعلان کیا اور حضرت مسیح کی شان میں گستاخی کی تھی اس لئے بحکم علماء وقت اُس کو قتل کرایا گیا تھا مولویصاحب نے یہ بھی لکھا کہ مرزا کہتا ہے کہ مسلمان خونی مہدی اور مسیح کے منتظر ہیں اور کہ مسلمان اُن کی ساتھ ملکر جنگ کرنے کے متمنی ہیں اسکا جواب مولوی صاحب موصوف نے لکھا کہ یہ بھی تمہارا قول غلط ہے کتب حدیث میں کوئی صحیح روایت نہیں آئی کہ مہدی اور مسیح جنگ کرینگے بلکہ وہ اپنی معجزات اور کرامات سے اسلام پھیلائینگے - اسپر مرزائی اخبار بدر ۲۵ جولائی اور الحکم ۳۱ جولائی میں اپنی راستی کا اظہار کرتے ہیں بڑی موٹے قلم سے مندرجہ ذیل نوٹس شائع کیا ہے کہ :-

"مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کر لیا ہے امید ہے کہ دوسرے